# Zakhmi Sanp

**Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)**

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

یہ رسالہ مرد و عورت سب کی آخرت کے لئے بیحد مفید ہے۔ لہٰذا برائے مدینہ! تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس رسالہ کو اوّل تا آخر پورا پڑھیں۔

## زخمی سانپ

حضرت سیدنا ابو السائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ایک بار جب باہر سے وہ اپنے گھر تشریف لائے تو یہ دیکھ کر انھیں بڑی غیرت آئی کہ ان کی دلہن گھر کے دروازے پر کھڑی تھی۔ مارے جلال کے نیزہ تان کر اپنی دلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی۔ اور رو کر پکاری۔ میرے سرتاج! مجھے مت مارو۔ میں بے قصور ہوں۔ ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر نکالا ہے۔ چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ کنڈلی مارے بچھونے پر بیٹھا ہے۔ بے قرار ہو کر نیزے سے سانپ پر حملہ کیا اور اس کو نیزے میں پرو لیا۔ زخمی سانپ نے

تڑپ کر اُن کو ڈس لیا۔ زخمی سانپ تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صحابی رضی اللہ عنہ بھی سانپ کے زہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (مشکوٰۃ شریف)

## جہنّم میں گھر

غیرت مند اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کس قدر بامُروّت ہوا کرتے تھے۔ انھیں یہ بھی منظور نہ تھا کہ ان کے گھر کی عورت گھر کے دروازے یا کھڑکی میں کھڑی رہے۔ اپنی زَوجہ کو بنا سنوار کر بے پردگی کے ساتھ شادی ہال میں لے جانے والوں، بے پردگی کے ساتھ اسکوٹر پر پیچھے بٹھا کر پھِرانے والوں، شاپنگ سینٹروں اور بازاروں میں بے پردگی کے ساتھ خریداری سے نہ روکنے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں یہ مضمون ہے جس کی بیوی زیورات پہن کر گھر سے باہر نکلتی ہے اور شوہر اس پر رِضا مند ہو تو اس عورت کے ایک ایک قدم کے بدلے شوہر کے لئے جہنّم میں ایک ایک گھر تیار کیا جاتا ہے (دُرَّۃُ النّاصِحین)

## بے پردگی کی ہولناک سزائیں

اس حدیث پاک کا یہ مطلب

ہرگز نہیں کہ شوہر ہی گناہ گار ہوتا ہے اور عورت گناہ گار نہیں ہوتی۔ معراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو بعض عورتوں کے عذاب کے ہولناک مناظر مُلاحظہ فرمائے اُن میں یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہے جس طرح پتیلی کھولتی ہے۔ سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ سراپا شَفقت میں عرض کیا گیا کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چھُپاتی تھی۔ مزید ایک عورت دیکھی جس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جارہا تھا عرض کیا گیا یہ اپنا جسم اور زینت غیر مردوں پر ظاہر کرتی تھی۔ ایک اور عورت کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ پاؤں پیشانی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور سانپ بچھو اس پر مُسَلَّط ہیں۔ عرض کیا گیا یہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی اور حیض و نفاس سے غسل نہیں کرتی تھی۔ (مُلخّص از درّۃُ النّاصحین)

(اس میں اُن اسلامی بہنوں کے لئے بھی درسِ عبرت ہے جو نَیل پالش لگاتی ہیں۔ اوّل تو نیل پالش میں اسپرٹ ہے، اسپرٹ شراب ہے اور شراب ناپاک۔ دُوم نیل پالش کی تہ ناخنوں پر جم جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وُضو بھی نہیں ہوتا اور

غسل بھی نہیں اُترتا اور نماز بھی نہیں ہوتی۔

## خوفناک جانور

مدینہ ۱: غالباً شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ کا آخری جمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (کراچی) میں مُنعقِد ہونے والے ایک عظیم الشّان سُنّتوں بھرے اجتِماع میں ایک نوجوان سے سگِ مدینہ (راقِمُ الحُرُوف) کی ملاقات ہوئی۔ اُس پر خوف طاری تھا۔ اُس نے حَلَفیہ بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہو گئی۔ جب ہم تدفین سے فارِغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اُس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اَہم کاغذات تھے وہ غلطی سے میّت کے ساتھ قبر ہی میں دَفن ہو گیا ہے۔ چُنانچہ بامرِ مجبوری ہم نے جا کر دوبارہ قبر کھودنی شروع کی۔ جُوں ہی ہم نے قبر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں۔ کیوں کہ حسین جوان لڑکی کو ابھی ہم نے سُتھرے کفن میں لپیٹ کر سُلایا تھا۔

**وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اُس کے سَر کے بالوں سے اُس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں۔ اور کئی چھوٹے چھوٹے نامعلوم خوفناک جانور اُس سے چمٹے ہوئے تھے۔**

یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھگھی بندھ گئی۔ اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جُوں تُوں مٹی پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آکر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جُرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اِس میں کوئی فی زمانہ مَعیُوب سمجھا جانے والا جُرم تو نہیں تھا۔ البتہ یہ بھی عام لڑکیوں کی طرح فیشن اَیبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی۔ ابھی انتِقال سے چند روز پہلے رِشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فیشن کے بال کٹوا کر بن سَنور کر عام عورتوں کی طرح بے پردہ، شادی کی تقریب میں شرکت کی تھی۔

ع اے مِری بہنو! سدا پردہ کرو ۔۔۔ تم گلی کوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سُن لو قبر میں جب جاؤ گی ۔۔۔ سانپ بچھو دیکھ کر چِلّاؤ گی!

## درسِ عبرت

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستانِ غم نشان پڑھ کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اُکسانے پر اس طرح کے حِیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رَواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لئے ہمارے یہاں کوئی

رشتہ بھی نہیں بھیجتا۔ بس دل کا پردہ ہوتا ہے ہماری نیت تو صاف ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیا خاندانی رسم ورواج اور نفس کی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبر و جہنّم سے نجات دلا دیں گی؟ کیا آپ بارگاہِ خداوندی عزوجل میں اس طرح کی کھوکھلی مجبوریاں بیان کرکے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گی؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں فیشن پرستی اور بے پردگی سے توبہ کرنی پڑے گی۔ یاد رکھئے! لوحِ محفوظ پر جس کا جہاں جوڑا لکھا ہوتا ہے وہیں شادی ہوتی ہے۔ ورنہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈرن کنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہوکر رہ جاتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دلہن اپنی "رخصتی" سے قبل ہی موت کے گھاٹ اتر جاتی ہے اور اسے روشنیوں سے جگمگاتے، خوشبوؤں کے بھپکے اڑاتے حجرۂ عروسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ وتاریک قبر میں اتار دیا جاتا ہے

ع تو خوشی کے پھول لے گی کب تلک ؎ تو یہاں زندہ رہے گی کب تلک

## پچاس ساٹھ سانپ
مدینہ

سنہ ١٩٨٦ء کے اخبار جنگ میں کسی دکھیاری ماں نے یہ بیان دیا تھا، "میری سب سے بڑی لڑکی کا

حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ اُسے دَفن کرنے کے لئے جب قبر کھودی گئی تو دیکھتے ہی دیکھتے اُس میں پچاس ساٹھ سانپ جمع ہوگئے۔ دُوسری قبر کھدوائی گئی اُس میں بھی وُہی سانپ آکر کُنڈلی مار کر ایک دوسرے پر بیٹھ گئے۔ پھر تیسری قبر تیار کی اُس میں اُن دونوں قبروں سے زیادہ سانپ تھے۔ سب لوگوں پر دہشت سُوار تھی، وَقت بھی کافی گزر چُکا تھا۔ ناچار باہم مشورہ کر کے میری پیاری بیٹی کو سانپوں بھری قبر میں دَفن کر کے لوگ دُور ہی سے مِٹّی پھینک کر چلے آئے۔ میری مرحومہ بیٹی کے ابا جان کی قبرِستان سے گھر آنے کے بعد حالت بہُت خراب ہوگئی اور وہ خوف کے مارے بار بار اپنی گردن جھٹکتے تھے۔ دُکھیاری ماں کا مزید بیان ہے کہ میری بیٹی یوں تو نماز و روزہ کی پابند تھی مگر وہ فیشن کیا کرتی تھی۔ میں اسے پیار و محبّت سے سمجھانے کی کوشش کرتی تھی مگر وہ اپنی آخرت کی بھلائی کی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے اُلٹا مجھ پر بگڑ جاتی اور مجھے ذلیل کر دیتی تھی۔ افسوس! میری کوئی بات میری نادان ماڈرن بیٹی کی سمجھ میں نہ آئی۔

## خوفناک گڑھا

ہوسکتا ہے شیطان کسی کو وَسوسہ ڈالے

کہ یہ تو اخباری واقعہ ہے کیا معلوم یہ سچا بھی ہے یا نہیں؟
بالفرض یہ غَلَط ہو بھی تو فیشن پرستی اور بے پردگی کی کوئی فضیلت بھی تو ثابِت نہیں کر سکتا۔ حدیثِ پاک میں ناجائز فیشن کا عذاب مُلاحظہ فرمائیے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے۔ میں نے کچھ لوگ ایسے دیکھے جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں۔ میرے اِستِفسار پر بتایا گیا "یہ وہ لوگ ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت حاصل کرتے تھے"۔ اور میں نے ایک گڑھا بھی دیکھا جس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں میرے دریافت کرنے پر بتایا گیا "یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء کے ذریعے زینت کیا کرتی تھیں۔

## خبردار! ماہِ مدینہ

ہر گز ہر گز شیطان کے اس بہکاوے میں مت آؤ۔ جیسا کہ بعض نادان لوگ اس طرح کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ دنیا ترقّی کر گئی ہے۔ مَعاذَ اللہ عزوجل چادر اور چار دیواری تو انتہا پسند مسلمانوں کا نعرہ ہے۔ اب تو مردوں اور عورتوں کو شانے سے شانہ ملا کر کام کرنا چاہیے۔ وغیرہ۔ یقیناً ایک مسلمان کے لئے قرآن کی دلیل کافی ہوتی ہے۔ لہٰذا دل کی آنکھوں سے قرآن پاک کی یہ

آیتِ کریمہ پڑھیں :
وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ : ترجمۂ کنزالایمان اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو وَلَا تَبَرَّجْنَ (پ۲۲،ع۲) اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى جاہلیت کی بے پردگی (کنزالایمان)

آیتِ بالا بازاروں اور شاپنگ سینٹروں میں بے پردگی کے ساتھ گھومنے والیوں، مَخلُوط تفریح گاہوں کی زینت بننے والیوں مَخلُوط تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والیوں، اسکول یا کالج میں نامحرم استادوں سے پڑھنے والیوں، دفتروں، کارخانوں، شفا خانوں اور مختلف اداروں میں مَردوں کے ساتھ مل جُل کر کام کرنے والیوں کو دعوتِ فکر دے رہی ہے۔

اب گھر کے برآمدوں، کھڑکیوں اور دروازوں میں سے مردوں کی آمد و رفت والی گلیوں اور بازاروں کے مناظِر دیکھنے والی اسلامی بہنوں میں اگر تھوڑی بہت شرم و حیا بھی باقی ہے تو ذیل کی حدیث پڑھ کر اپنے ضمیر سے سُوال کریں کہ غیر مَردوں کو دیکھنا کیسا؟

## نابینا سے بھی پردہ

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) حضرت سیدنا عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گئے۔ تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم دونوں ان سے پردہ کر لو" میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ فرمایا کیا تم دونوں نابینا ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھتیں؟" (ترمذی، ابوداؤد)

## باپردہ صحابیہ رضی اللہ عنہا

باحیا خواتین خواہ کچھ بھی ہو جائے وہ بے پردگی نہیں کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ سیدتنا اُمِّ خلاد رضی اللہ عنہا پردہ کئے منہ پر نقاب ڈالے اپنے شہید فرزند کی معلومات حاصل کرنے کیلئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں کسی نے کہا آپ اس حالت میں بیٹے کی معلومات حاصل کرنے آئی ہیں کہ آپ کے چہرے پر نقاب پڑا ہوا ہے! کہنے لگیں "اگر میرا بیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا میری حیا تو نہیں گئی"۔ (ابوداؤد)

اس حکایت سے ہماری وہ اسلامی بہنیں درس حاصل کریں۔ کہ جو بے پردگی کیلئے طرح طرح کے بہانے تراشتی ہیں کوئی کہتی ہے کیا کروں میں تو بیوہ ہوں، کوئی بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے دفتر میں نوکری کرنی پڑ گئی ہے۔ حالاں کہ حصولِ معاش کیلئے کوئی گھریلو کسب بھی ممکن تھا۔ لیکن "مدنی سوچ" کہاں سے لائیں۔ کیا پہلے کی باپردہ

خواتین بیوہ نہیں ہوتی تھیں؟ ان پر مصیبتیں نہیں پڑتی تھیں؟ کیا اسیرانِ کربلا پر آفتوں کے پہاڑ نہیں ٹوٹے تھے؟ کیا معاذ اللہ عزوجل کربلا والی عفّت مآب بیبیوں رضی اللہ عنہن نے پردہ ترک کیا تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مہربانی فرما کر اپنی ناتوانی پر ترس کھائیں اور اپنے کمزور وجود کو قبر و جہنّم کے عذاب سے بچانے کی خاطر پردہ اختیار کریں۔

# بتّیس ۳۲ مدنی پھولوں کا گلدستہ

مدینہ ۱ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم عورت کا ہاتھ ہاتھ میں لئے بغیر فقط زبان سے بَیعت لیتے تھے۔

مدینہ ۲ عورت کا اپنے پیر و مرشد سے بھی اسی طرح پردہ ہے جس طرح دیگر نامحرموں سے۔ عورت اپنے پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔ اپنے سر پہ ہاتھ نہ پھروائے۔ پیر صاحب کے ہاتھ پاؤں بھی نہ دابے۔

مدینہ ۳ مرد و عورت آپس میں ہاتھ نہیں ملا سکتے۔ "قُرّۃُ العُیُون" میں حدیث نقل کی گئی ہے، "جس نے اجنبیہ عورت سے ہاتھ ملایا وہ روزِ قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کے ہاتھ آگ کی

زنجیروں میں بندھے ہوں گے"۔

مدینہ ۴ عورت اجنبی مَرد کے جسم کے کسی بھی حصّے کو نہ چھُوئے۔ جب کہ دونوں میں سے کوئی بالغ ہو اور اس کو شَہوت ہو سکتی ہو۔ اگرچہ اس بات کا اطمینان ہو کہ شہوت پیدا نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

مدینہ ۵ نامَحرم کے ہاتھ سے عورت کا چوڑیاں پہننا گناہ ہے دونوں گنہگار ہیں۔

مدینہ ۶ بہُت چھوٹے بچّے کے جسم کے کسی بھی حصّے کو چھُپانا فرض نہیں۔ پھر جب کچھ بڑا ہوگیا تو اس کے آگے اور پیچھے کا مقام چھُپانا ضروری ہے۔ دس برس سے بڑا ہو جائے تو اس کے لئے بالغ کا سا حکم ہے۔ (ردُّ المحتار)

مدینہ ۷ مرد اپنے مَحارِم (یعنی وہ خواتین جن سے رِشتے کے لحاظ سے ہمیشہ کے لئے نِکاح حرام ہو (مثلاً والدہ، بہن، خالہ، پھوپھی) کے سر، چہرہ، کان، کندھا، بازو، کلائی، پنڈلی اور قدم کی طرف نظر کر سکتا ہے۔ جب کہ دونوں میں سے کسی کو شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ (بہارِ شریعت بحوالہ عالمگیری، رَدُّ المُحتار)

مدینہ ۸ مرد کے لئے مَحارِم کے پیٹ، کروٹ، پیٹھ، ران اور گھٹنے کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ (عالمگیری، رَدُّ المُحتار)

مدینہ ⑨ مَحارِم کے جن اُعضاء کو دیکھنا جائز ہے اُن کو چھونا بھی جائز ہے۔ جب کہ دونوں میں سے کسی کو شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ (عالمگیری)

مدینہ ⑩ مرد اپنی ماں کے پاؤں دبا سکتا ہے۔ مگر ران اُس وقت دبا سکتا ہے جب کہ کپڑے سے چھپی ہوئی ہو۔ ماں کی ران کو بھی بِلا حائل چھونا ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مدینہ ⑪ مرد اپنی ماں اور اُس کے مَحارم (کے ہاتھ پاؤں وغیرہ) کو بوسہ دے سکتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جس نے اپنی ماں کا پاؤں چُوما تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ کو بوسا دیا۔" (درمختار)

مدینہ ⑫ چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، سالی اور بہنوئی، بھابی اور دیور جیٹھ، چچی، تائی، مُمانی، خالو، پھوپھا، لے پالک بچّہ (جس کو ایامِ رِضاعت[1] میں دودھ نہ پلایا ہو اور اب مرد و عورت کے مُعاملات سمجھنے لگا ہو) مُنہ بولے بھائی، بہن، پیر اور مُریدنی اَلغرض جن کی آپس میں شادی جائز ہے اُن کا آپس میں پردہ

---

[1] بچے کو (ہجری سن کے حساب) دو سال کی عمر تک دودھ پلایا جائے۔ اُس کے بعد دودھ پلانا ناجائز ہے مگر ڈھائی سال کی عمر کے اندر اندر عورت اگر اپنا دودھ پلا دے تو حرمتِ نکاح ثابت ہو جائے گا یعنی اب یہ رضاعی بیٹا ہے اس سے پردہ نہیں۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

ہے۔ ہاں ایسی بُڑھیا جو نہایت ہی بد شکل ہو کہ جس کو دیکھنے سے بالکل شہوت کا شائبہ نہ ہو اُس سے مرد کا پردہ نہیں۔ اس کے علاوہ کسی عورت کو دیکھنے سے شہوت ہو یا نہ ہو مرد بلا اجازتِ شرعی نہیں دیکھ سکتا۔ جن سے ہمیشہ کے لئے نِکاح حرام ہے اُن سے پردہ نہیں۔ "عالمگیری" میں ہے کہ عورت کو شہوت کا معمولی سا شبہ بھی ہو تو غیر مرد کو نہیں دیکھ سکتی۔ دیکھے گی تو گنہگار ہوگی۔

مدینہ ۱۳ حُرمتِ مُصاہَرت[1] کے سبب مرد کو اپنی ساس سے اور عورت کو اپنے سُسر سے پردے کے مُعاملے میں رعایت حاصل ہو جاتی ہے۔

مدینہ ۱۴ عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں (یعنی اسے چُھپانا فرض نہیں) مگر فتنے کے خوف کے سبب غیر مَحرم کے سامنے کھولنا مَنْع ہے۔ اِسی طرح اس کی طرف نظر کرنا غیر مَحرم کے لئے جائز نہیں اور چُھونا تو اور بھی زیادہ مَنْع ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ بحوالہ دُرِّ مختار)

مدینہ ۱۵ بعض لوگ باریک کپڑے کا پاجامہ پہنتے ہیں جس سے ران کی جلد کا رنگ چمکتا ہے ایسا پاجامہ پہننا حرام ہے اور اسے

---

[1] حُرمتِ مُصاہَرت کی تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۷ سے مُحرّمات کا بیان "لازمی طور پر" ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پڑھے۔ نیز بہارِ شریعت حصہ ۸ سے شادی شدہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں "بچّے کی پرورش کا بیان" اور "نفقہ کا بیان" پڑھ کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کا سامان کریں۔ سگِ مدینہ عُفِی عنہ

پہن کر نماز بھی نہیں ہوتی۔ (خُلاصہ از بہارِ شریعت)

مدینہ ۱۶ بعض لوگ دوسروں کے سامنے گھٹنے بلکہ رانیں کھولے رہتے ہیں یہ حرام ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳) ان کی کھلی ہوئی ران یا گھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی جائز نہیں۔ لہٰذا نیکر پہن کر کھیلنے اور ورزش کرنے اور ایسوں کو دیکھنے سے بچنا ضروری ہے۔ "جو بغیر اجازتِ شرعی کسی کو اپنا سِتر دکھائے یا کسی کا دیکھے اُس کا وہ مقام بروزِ قیامت آگ سے کاٹا جائے گا۔" (مُلخّص از انیس الواعظین)

مدینہ ۱۷ سِتر عورت ہر حال میں واجِب ہے۔ بغیر کسی صحیح وجہ کے تنہائی میں کھولنا بھی جائز نہیں۔ لوگوں کے سامنے اور نماز میں تو سِتر بالِاجماع فرض ہے۔ (خُلاصہ از بہارِ شریعت حصہ ۳)

مدینہ ۱۸ استنجا کرتے وقت جب زمین سے قریب ہو جائیں۔ اُس وقت سِتر کھولنا چاہیئے اور ضرورت سے زیادہ حصہ نہ کھولیں۔

مدینہ ۱۹ مرد دوسرے مرد کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا کوئی حصہ نہیں دیکھ سکتا اور عورت بھی دوسری عورت کے ناف سے گھٹنے تک کا کوئی حصہ نہیں دیکھ سکتی۔ عورت عورت کے باقی اعضاء پر نظر کر سکتی ہے جب کہ شہوت کا خطرہ نہ ہو (بہارِ شریعت)

مدینہ ۲۰ مُوئے زیرِ ناف مُونڈ کر ایسی جگہ پھینکنا درست نہیں جہاں دوسرے کی نظر پڑے۔

مدینہ ٢١ عورتوں کے لئے لازِم ہے کہ کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چُھپا دیں کہ غیر مرد کی ان پر نظر نہ پڑے۔

مدینہ ٢٢ حیض کا لتّہ ایسی جگہ ہر گز نہ پھینکیں جہاں دوسرں کی نظر پڑے۔

مدینہ ٢٣ حدیث شریف ہے" اللہ عزوجل اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جن کی عورتیں بجا جھن پہنتی ہوں" اس سے عورتوں کو غور کرنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز دعا کے رد ہونے کا سبب ہے تو خود عورت کی اپنی آواز (جو بے ضرورتِ شرعی غیر مردوں تک پہنچتی ہے) اور اس کی بے پردگی اللہ عزوجل کے غضب کو کس قدر ابھارتی ہوگی (اور ایسی عورت کی دعا کس طرح قبول ہوگی) ''خزائنُ العرفان'' اس سے وہ اسلامی بہنیں درس حاصِل کریں جو غیر مردوں سے بے تکلّفی کے ساتھ گفتگو کرتی ہیں۔ اِنھیں تو گھر کی چار دیواری میں بھی آہستہ آواز نکالنی چاہیے تاکہ دروازے کے باہر والے لوگ یا پڑوسی وغیرہ آواز نہ سُننے پائیں۔ بچّوں پر بھی گرجتے برستے وقت یہی احتیاط رکھیں۔

مدینہ ٢٤ عورت پردے سے ہاتھ بڑھا کر غیر مرد کو اِس طرح کوئی چیز نہ دے کہ اس کی کلائی¹ ننگی ہو۔ (آج کل عموماً ایسا ہی ہوتا ہے) اگر مرد نے قصداً کلائی کی طرف نظر کی تو وہ بھی گنہگار ہے۔ لہٰذا ایسے موقع پر کلائی کسی موٹے کپڑے سے چھپانا ضروری ہے۔

مدینہ

¹ ہتھیلی اور کہنی کے درمیان کا حصّہ کلائی کہلاتا ہے۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

اسلامی بہنوں کو مشورہ ہے کہ پوری آستین کا کُرتا پہنیں نیز دستانے اور جُرابیں بھی استعمال کریں۔

مدینہ ۲۵ سیّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ نے سفید یا جاذِبِ نَظَر چادر (یا خوبصورت بُرقَع) اوڑھ کر عورت کو باہر نکلنے سے منع فرمایا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ اس طرح گندے لوگ اُس کی چادر (یا بُرقع) کو دیکھ کر لذّت اٹھاتے ہیں۔ لہٰذا موٹے بھدّے کپڑے کا خیمہ نُما کُشادہ بُرقع پہننے کی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایت فرمائی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پہننے والی کی عمر کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کاش! تمام اسلامی بہنیں خیمہ نُما مَدَنی بُرقع" پہننا سیکھ لیں۔

مدینہ ۲۶ اوپر بیان کردہ شرعی پردے میں ملبوس خاتون کو اگر مرد بِلا شہوت دیکھے تو مضائقہ نہیں کہ یہاں عورت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ یہ اُن کپڑوں کو دیکھنا ہوا۔ ہاں اگر چُست کپڑے پہنے ہوں کہ بدن کا نقشہ کھنچ جاتا ہو۔ مثلاً چُست پاجامے میں پنڈلی اور ران وغیرہ کی ہیئت نظر آتی ہو تو اس صورت میں نظر کرنا ناجائز ہے۔

مدینہ ۲۷ اگر عورت نے کسی باریک کپڑے کا دوپٹّہ پہنا ہے جس سے بال یا بالوں کی سیاہی کان یا گردن نظر آتی ہو تو اُس کی طرف نظر کرنا حرام ہے اس طرح کے باریک دوپٹے میں عورت کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

مدینہ ۲۸ آج کل معاذ اللہ عزوجل عورتیں کھلے بالوں کے ساتھ باہر نکلتیں کلائیاں اور بال کھولے گاڑیاں چلاتیں اور اسکوٹر کے پیچھے اپنی چٹیا لہراتی ہوئی بیٹھتی ہیں۔ ان کے بالوں یا کلائیوں پر اچانک پہلی نظر معاف ہے جب کہ فوراً پھیر لی اور قصداً اس طرف دیکھنا یا نظر نہ ہٹانا حرام ہے۔

مدینہ ۲۹ مرد اجنبیہ عورت کے کسی بھی حصے کو بلا اجازتِ شرعی نہ دیکھے

مدینہ ۳۰ اگر کوئی طبیبہ نہ ملے تو بامرِ مجبوری عورت طبیب کو حسبِ ضرورت اپنے جسم کا بیماری والا حصہ دکھا سکتی ہے اور اب طبیب ضرورتاً چھو بھی سکتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ جسم ہرگز نہ کھولے۔

مدینہ ۳۱ غیر مرد اور غیر عورت کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے ہاں ایسی بدصورت بڑھیا کہ جو شہوت کے قابل نہ ہو اس کو دیکھنا اور اس کے ساتھ تنہائی جائز ہے۔

مدینہ ۳۲ مرد کا "امرد" کو شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے شہوت آتی ہو تو اس کے ساتھ تنہائی بھی ناجائز ہے بوسہ لینے یا چپٹا لینے کی خواہش پیدا ہونا یہ شہوت کی علامات میں سے ہے۔

تنبیہ: چوکیدار، ڈرائیور اور گھر کے ملازم سے بھی بے پردگی حرام ہے۔